یہ فضیلت کون رکھتا ہے سوائے بو تراب
ہے خدا کی عرش پہ واللہ جائے بو تراب

بندئے خاکی کو ہے کافی ولائے بو تراب
آشنائے کبریا ہے آشنائے بو تراب

کیا شرف پایا ہے عالم میں علی کی ذات نے
پشتِ پیغمبر پہ تھے کعبہ میں پائے بو تراب

خاک لوں گر ھات میں لیگا تو ھو جائے گی زر
زیورِ لب جسکے ہوگا اسم ھائے بو تراب

شیعئے حیدر جو ہیں انکو کسی کا ڈر نہیں
ہوئینگے وہ حشر میں زیر لوائے بو تراب

---

[1] آشنائے کبریا–خدانو عاشق

[2] پشت–پیٹھ

[3] زر–دولت

یاد کر تاریکئ مرقد کو کرتا ہوں دعا
بعد مردن قبر میں جلوا دکھائے بو تراب

حل کرو مشکل میری مشکل میں ہم نے جب کہا
مشکلیں حل کرنے کو اُس وقت آئے بو تراب

دل پہ کیا وہم و گماں گندا شبِ معراج میں
جب سنی پردہ سے احمد نے صدائے بو تراب

آپ فرماتے تھے اپنی اب شہادت ہے قریب
مالک اشتر ہوئے جس دم فدائے بو تراب

پوچھتا تھا گر کوئی کرتا ہے کیوں تلوار تیز
زادۂ ملجم یہ کہتا تھا برائے بو تراب

---

[1] تاریکئ مرقد – قبرني ظلمتو

[2] مردن – موت

[3] برائے – واسطے

آن کر مرغابیوں نے شہ کا پکڑا پیرہن
قصر سے جس دم درِ اقدس پہ آئے بو تراب

درسے بھی دیوار سے بھی آئی رونے کی صدا
گھر میں جب اللہ کے تشریف لائے بو تراب

زخم کے اوپر لگا جب زخم تیغ زہر کا
سجدۂ حق سے بھلا کیا سر اوٹھائے بو تراب

پھینک کر مندیلِ سر روح الامین نے آہ کی
جب نظر آئے لہو میں تر قبائے بو تراب

شبر و شبیر جب لائے اوٹھاکر شاہ کو
ہو گیا ماتم سرا دولت سرائے بو تراب

---

[1] مرغابیوں –بطخ

[2] مندیل - سنہري پاگڑي

[3] قبائے -پچھوڑي

[4] ماتم سرا– ماتم

زخم جو کھایا تو تھی اونیسویں رمضان کی
وافغہ ایکیسویں تاریخ پائے بو تراب

بخت تا بندہ نہ کیوں اخلاص کا ہو مؤمنو
لے دعا برہانِ دیں کی کر ثنائے بو تراب

تا بندہ—چمکتا ھوا